سوال

ور سورج کی جگہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورج اور چاند آسمان پر ہیں یا اس سے اوپر ہیں تفصیل سے وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ن کریم کی بہت سی آیات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا والے آسمان میں ہیں۔ مثلا

وَلَقَدْ زَيَّنَّا لسَّمَآءَ لدُّنيَا بِمَصَٰبِيحَ (الملک:۵)

سمان دنیا کو چراغوں سے زینت والا بنایا۔''

إِنَّا زَيَّنَّا لسَّمَآءَ لدُّنيَا بِزِينَةٍ لْكَوَاكِبِ (الصافات:٦)

نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے بارونق بنادیا ہے۔''

آیات میں صراحتا بیان ہے کہ آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کیا گیا ہے اور ایک جگہ اللہ نے فرمایا:

وَجَعَلَ لشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح:١٦)

اللہ تعالی نے چراغ بنایا۔''

طلب سورج بھی ان چراغوں میں سے ہے۔ جب اللہ نے یہ فرمایا کہ آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کیا گیا ہے تو پھر سورج اور چاند ان چراغوں میں شامل ہوئے۔

ی آسمان دنیا کی زینت ہوئے۔ باقی ایسی کوئی واضح آیت نہیں ہے جو راقم الحروف کی نظروں سے گزری ہو۔ واللہ اعلم بالصواب!

باقی آسمان کے متعلق قرآن یا حدیث میں ایسی کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے جس میں بتایا گیا ہو کہ کس سے بنے ہوئے ہیں یا ان کا مادہ کیا ہے؟ لہذا اس کے متعلق جو بھی کہا جائے گا وہ صرف قیاس آرائی ہوگی۔ دراصل لغت کی کتابوں میں یہ صراحت ہے کہ ہر وہ چیز جو زمین سے اوپر ہوں اس کو سماء کہا جاتا۔

لہ سماء ''اي مطر والطلق عليه سماء لكونه ينزل من جهتيه السماء وكل جهتة علو شمسى سماء.))

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین سے اوپر کے تمام عالم کو سماء کہا جاتا ہے اسی طرح لغت کی دوسری کتابوں میں بھی یہی بیان ہے اس حقیقت کو ذہن نشین کرنے کے بعد آپ کو سمجھ آجائے گا کہ کتاب وسنت میں جو سات آسمانوں کا ذکر آتا ہے اس سے مراد عالم بالا کے سات حصے ہیں جن کو درجہ

زمین

ں ہر ایک آسمان کی حد کہاں سے شروع ہو کر کہاں ختم ہوتی ہے۔ اس حقیقت کا ادراک صرف اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات کو ہے اور قرآن میں جو فرمایا گیا ہے سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا سمجھنا غلط ہے کہ آسمان کوئی لوہے، لکڑی، یا کسی دوسری چیز کا بنا ہوا ہے جو کو ایک دوسرے پر ترتیب وار رکھا گیا ہے کیونکہ ''طبقة'' کا محسوس چ

، امیر طبقہ، یا معاشرتی طبقہ یا سوسائٹی کے طبقات ان تمام الفاظ میں ایک غیر محسوس مرئی چیز بولا گیا ہے۔ جس طرح ظاہر ہے۔ اسی طرح سات آسمانوں کو بھی یوں سمجھو کہ وہ زمین سے اوپر عالم بالا کے سات حصے ہیں۔ جو کہ ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور ایک دوسرے سے کچھ غیر مرئی اور مشاہدہ میں نہ آنے و

مثلا جس طرح سمندر کا پانی کڑوا ہے لیکن اس میں بھی چند جزء میٹھے پانی کے ہوتے ہیں وہ پانی میں اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ ان کے درمیان نظر آنے والی کوئی آڑ یا حد نہیں ہے تاہم وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اسی طرح زمین سے اوپر جو لامتناہی اور غیر محدود فضا نظر آرہی ہے اس کے بھی سات حصے ہیں جو

تو وہ آسمانوں میں مگر ہماری نظروں سے مخفی ہیں۔ جس طرح زمین پر اگرچہ فرشتہ ہیں مثلا ہر ایک انسان کے ساتھ دو دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت اور نامہ اعمال کو لکھنے کے لیے صبح اور شام کی نمازوں کے وقت تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر اوپر جا کر اللہ تعالی کو خبریں دینے والے، جمعہ کے دن مسجد کے دروازو

طرح عالم بالا کے معاملے کو سمجھا جائے کہ اس کو بھی ہمارے مشاہدے سے دور رکھا گیا ہے تاکہ ہم اس پر ایمان بالغیب لاسکیں۔ اور اس سے آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ قرآن وحدیث میں جو آسمان کے دروازوں کا ذکر آتا ہے اس سے مراد عالم بالا کے وہ دروازے ہیں جو ہم کتنا بھی اوپر چڑھ جائیں مگر ان کو د

انی آنکھوں پر پردہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ غیب پر ایمان لاسکیں اور محض اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات عالیہ پر یقین کامل رکھ سکیں۔ لہذا چونکہ معراج کی رات آپ ﷺ کو ملاء الاعلی کی سیر کروائی گئی۔ جنت وجہنم دکھائی گئی انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات کروائی گئی۔ بیت المعمور اور سدر

SPACE)

ی طرح قرآن کریم میں ہے:

وَبِ لنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (النحل:١٦)

سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں۔‘‘

پھر جو چیزیں انسان کی نظر اور مشاہدے میں آتی ہیں وہ غیب کی چیزیں نہیں ہیں کیونکہ غیب کی چیزوں تک انسانی دسترس حاصل نہیں۔

[illegible]

اس کے متعلق مزید وضاحت تیسرے سوال کے جواب میں عرض رکھوں گا تاہم ان باتوں کو خوب ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ آنے والے سوالات کے جوابات کو سمجھنے میں آسانی ہوسکے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر102

محدث فتویٰ